



سوال

(25) کثرت سے اللہ کے نام کی جھوٹی سچی قسمیں کھانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
میرا ایک قریبی رشتہ دار اللہ تعالیٰ کے نام کی کثرت سے جھوٹی سچی قسمیں کھاتا ہے، تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اسے نصیحت کی جائے اور کہا جائے کہ تم کثرت سے قسمیں نہ کھایا کرو خواہ سچی ہی کیوں نہ ہو کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاحْذَرُوا إِنَّمَا نَحْنُم ... سورة المائدة

”اور (تمہیں) چاہئے کہ اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔“

اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے نہ کلام فرمائے گا، نہ ان کی طرف روز قیامت دیکھے گا، نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا (۱) بوڑھا زانی (۲) منتکبر فقیر اور (۳) وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال تو دیا ہے لیکن وہ قسم کھا کر خریدتا اور قسم کھا کر ہی بیچتا ہے۔ ”اہل عرب کم قسمیں کھانے والے کی تعریف کرتے تھے جیسا کہ شاعر نے کہا

قلیل الا لایا حافظ لیسنة

اوا صدرت منه الالیہ ببرت

”وہ قسمیں کم کھانے والا اور اپنی قسم کی حفاظت کرنے والا ہے اور جب اس سے قسم صادر ہوتی ہے تو وہ پوری ہو کر رہتی ہے۔“

”الایہ“ کے معنی قسم کے ہیں۔ مومن کو چاہئے کہ وہ قسمیں کم کھائے خواہ سچا ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کثرت سے قسمیں کھانے کی وجہ سے وہ جھوٹی قسمیں کھانے لگے۔ یہ معلوم ہے کہ جھوٹ بولنا حرام ہے اور اگر جھوٹ کے ساتھ قسم بھی شامل ہو تو اس کی حرمت میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے لیکن اگر ضرورت یا مصلحت راجحہ کی وجہ سے جھوٹی قسم کھانی پڑے تو اس میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت عقبہ بن ابی معیط سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے مابین صلح کرا دیتا ہے، وہ ہمت ربات کہتا ہے اور اچھی بات کی خبر دیتا ہے۔“ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نہیں سنا کہ جسے لوگ جھوٹ کہتے ہیں، اس میں آپ نے تین صورتوں کے سوا اور کسی صورت میں اس کی اجازت دی ہو اور وہ تین صورتیں یہ ہیں (۱) لوگوں میں صلح کرانا (۲) جنگ کے موقع پر اور (۳) شوہر کی اپنی بیوی سے اور بیوی کی لپٹنے شوہر سے



لفٹو (صح مسلم)

مثلاً لوگوں میں صلح کی خاطر ایک آدمی اگر یوں کہے کہ اللہ کی قسم! تمہارے ساتھی صلح کو پسند کرتے اور وہ چاہتے ہیں کہ اتفاق ہو اور اسی طرح دوسروں کے پاس جا کر بھی اسی قسم کی بات کرے اور مقصد نیک اور لوگوں میں صلح کرانا ہو تو اس میں مذکورہ حدیث کے پیش نظر کوئی حرج نہیں، اسی طرح اگر وہ دیکھے کہ ایک انسان کسی کو ازراہ ظلم قتل کرنا چاہتا ہے یا اس پر کوئی اور ظلم ڈھانا چاہتا ہے اور وہ یہ کہہ کر اسے اس ظالم سے بچالے کہ اللہ کی قسم! یہ میرا بھائی ہے جب کہ وہ اسے ناحق قتل کرنا یا اسے ناحق مارنا چاہتا ہو اور اسے معلوم ہو کہ اسے اپنا بھائی کہنے سے وہ ظالم اس کے احترام کی وجہ سے اسے پھوڑ دے گا تو اس طرح کی صورت میں اپنے مسلمان بھائی کو ظلم سے بچانے کی مصلحت کے پیش نظر جھوٹی قسم کھانا واجب ہے۔ مقصود کلام یہ ہے کہ جھوٹی قسموں کے بارے میں اصل تو یہ ہے کہ اس کی ممانعت ہے اور جھوٹی قسم کھانا حرام ہے لیکن اس میں اگر جھوٹ کی نسبت کوئی بڑی مصلحت ہو جیسا کہ سابقہ حدیث میں مذکور تین صورتیں ہیں تو پھر جھوٹی قسم کھانے کی اجازت ہے۔

صدرِ جامعہ مدنی والہ اللہ اعلم بالصواب

مقالات و فتاویٰ

ص 174

محدث فتویٰ